إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

نمبر ۲۸	مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۳۲ء یوم یکشنبہ	مطابق یکم جمادی الاول ۱۳۵۱ھ	جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بھی ہر طرح خیریت ہے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب چند دن کے لئے ڈلہوزی تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ تشریف لے گئی ہیں۔

یکم ستمبر صبح سات بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں احمدیہ کور ٹریننگ کلاس کا آغاز زیر نگرانی حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب ہوا۔ بیرونجات کی جماعت ہائے احمدیہ کے تیس کے قریب نوجوان شریک ہوئے۔ ابھی اور اصحاب کے آنے کی توقع ہے۔ بہت سے مقامی نوجوان بھی اس میں حصہ لے رہے ہیں۔

ساٹھ ہزار مسلمانانِ کشمیر کا اجتماع

سیاسی مقاصد کے لئے متحد ہونے اور آل کشمیر کانفرنس کو کامیاب بنانے کی تحریک

محمد یوسف خاں صاحب ۳۱ اگست کو سری نگر سے حسب ذیل تار ارسال کرتے ہیں:۔

ساٹھ ہزار کے قریب مسلمانوں کا ایک جلسہ پتھر مسجد میں زیر صدارت پیر حسام الدین صاحب گیلانی آف مظفر آباد منعقد ہوا۔ مولانا میرک شاہ صاحب۔ مولانا محمد عبد اللہ صاحب لیڈر۔ عبد الرحیم صاحب۔ اور پروفیسر سالک صاحب نے تقریریں کیں۔ اور اس امر پر زور دیا۔ کہ سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے متحد ہو جاؤ۔ اور اس تحریک میں فرقہ دار اختلافات کو نظر انداز کر دو۔ مولانا یوسف شاہ صاحب سے استدعا کی گئی۔ کہ وہ بھی اس پارٹی کے ساتھ تعاون کریں۔ جس کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ عام مذہبی اختلافات ہماری مشترکہ سیاسی تحریک کے راستہ میں روکاٹ نہیں ہونے چاہئیں۔ آخر میں مقررین نے پبلک کو اس آل کشمیر پولیٹیکل کانفرنس کو کامیاب بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ جو ستمبر کے آخر میں منعقد ہو رہی ہے۔ جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہونچا۔

اسلامی ممالک کی خبریں

اور

اہم کوائف

ایرانی روئی اور ہندوستان

حکومت ایران اگر ایک طرف زرعی اور صنعتی پیداوار میں اضافہ کے لئے ساعی ہے۔ تو دوسری طرف پیداوار کی برآمد کے لئے بھی کوشاں ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ کوشش کی گئی تھی۔ کہ ایرانی روئی کے لئے ہندوستان میں بازار پیدا کیا جائے۔ لیکن بمبئی کے ایرانی ایوان تجارت نے اپنی حکومت کو مطلع کیا ہے۔ کہ سردست اس میں خاص کامیابی کی امید نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ ایرانی روئی میں ابھی بعض خاص نقائص ہیں۔ لیکن انہیں بآسانی دور کیا جاسکتا ہے۔

سرحد فلسطین پر انگریزی چوکیاں

قاہرہ کے اخبارات نے بیت المقدس سے آمدہ ایک اطلاع شائع کی ہے۔ جس سے سیاسی حلقوں میں سخت بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انگریزی حکومت نے فلسطین کی مشرقی اور جنوبی سرحدوں کا استحکام شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ چار نئی جنگی چوکیاں تعمیر کی جارہی ہیں۔ اس سے یہ خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ شائد مستقبل قریب میں کسی جنگ کے آغاز کا امکان ہے۔ کیونکہ ابن رفادہ کی بغاوت ختم ہو جانے کے بعد فلسطین کی سرحدات پر اس قدر تیاریوں کی ضرورت بظاہر کوئی نظر نہیں آتی +

مصر کے عربی اخبارات

اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ مصر میں عربی بولنے والے مسلمانوں کی تعداد ساڑھے چار کروڑ ہے۔ اس وقت وہاں عربی کے پانصد روزانہ اخبارات اور ۲۲۹ ماہوار رسائل نکلتے ہیں۔ جو بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ بعض کی اشاعت چالیس ہزار تک بیان کی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ اٹلی۔ فرانس۔ جنوبی و شمالی امریکہ۔ ترکی۔ انگلستان۔ اور افریقہ وغیرہ ممالک سے بھی عربی اخبارات شائع ہوتے ہیں ÷

ترکی کا جدید قانون سکونت

تمدنی اصلاح کے سلسلہ میں ترکی حکومت نے ایک جدید قانون سکونت وضع کیا ہے جس کے رُو سے تمام ملک کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ حصہ اول میں تو صرف ترکی نژاد اشخاص کو ہی سکونت کا حق ہوگا۔ دوسرے حصہ میں وہ لوگ بھی رہ سکیں گے۔ جو نسلی اعتبار سے ترکوں پر موثر نہ ہو سکیں۔ نمبر ۳ حصہ ترک مہاجرین کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اور چوتھا حصہ وہ ہے۔ جسے فوجی اور سیاسی اغراض کے ماتحت ہر وقت خالی کرایا جاسکتا ہے۔ اس قانون کے رُو سے خانہ بدوشی کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اور خانہ بدوشوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ شہری زندگی اختیار کریں ÷

اجناس کے نرخوں کا قانون

ترکی پارلیمنٹ نے ایک جدید قانون کے رُو سے حکومت کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ اجناس کے نرخوں پر نظم قائم رکھ سکتی ہے۔ اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر جنس کا نرخ خود مقرر کر سکتی ہے ÷

حکومت ترکی کے جدید جنگی جہاز

معاصر اطلاعات طہران نے انگورہ کے اخبارات کی روایت کی بناء پر لکھا ہے۔ کہ دولت ترکیہ نے تین جدید جنگی جہاز تیار کرائے ہیں۔ جو تکمیل کے بعد استنبول کے بندرگاہ میں پہونچ چکے ہیں یہ تقریب نہایت شاندار طریق پر منائی گئی ÷

افغانستان کے متعلق مولانا شوکت علی کے تاثرات

مولانا شوکت علی جشن استقلال افغانستان کی تقریب میں شمولیت کے بعد کابل سے واپس آ گئے ہیں۔ ۲۵ اگست کو مسلم نیوز سروس کے نمائندہ سے آپ نے کہا۔ کہ افغانستان ہر لحاظ سے اس وقت ترقی کر رہا ہے۔ اس سال چالیس لاکھ روپیہ آبپاشی کے ذرائع کو وسعت دینے کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ اور بیس لاکھ کے قریب اس سڑک کے لئے جو کابل سے بدخشان تک بنائی جارہی ہے حکومت کے محکمہ جات کو ہر طرح سے مضبوط کیا جارہا ہے۔ حال میں ہندوستان کے تین ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں ÷

سپین کے مسلمانوں میں بیداری

معاصر پینر ایسٹ نے لکھا ہے۔ کہ جدید انقلاب کے بعد سپین کے مسلمانوں میں بھی احساس زندگی پیدا ہو رہا ہے۔ کئی مسلمان جنہیں زبردستی عیسائی بنایا گیا تھا۔ وہ اپنے مذہب میں واپس آرہے ہیں۔ مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ کیا جارہا ہے۔ کہ جن مساجد اور خانقاہوں پر عیسائیوں نے غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ انہیں واپس دی جائیں۔

حکومت حجاز و فرانس کا معاہدہ مودت

معاصر ام القریٰ ۱۲ اگست میں حکومت نجد و حجاز کی طرف سے ان معاہدوں کی دفعات شائع کر دی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک تو حکومت فرانس کے ساتھ ہوا ہے۔ اور دوسرا شام و لبنان کی طرف سے حکومت فرانس نے طاقت انتدابیہ ہونے کی حیثیت سے کیا ہے۔ آئندہ کے لئے اس معاہدہ کی رو سے اگر حکومت فرانس و حجاز میں کوئی تنازعہ پیدا ہوگا۔ تو اسے دوستانہ طریق سے دور کیا جائیگا دونوں ممالک اپنے ہاں ان تمام امور کا انسداد کریں گے۔ جن سے دوسرے ملک میں بدامنی پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ اگر متعاہدین میں سے ایک کی رعایا کا کوئی فرد لاوارث دوسرے ملک میں فوت ہو جائے گا۔ تو اسکی جائداد سفیر متعلقہ کے حوالے کر دیجائے گی۔ دونو ممالک کی رعایا کو ایک دوسرے کے ملک میں جانے کی اجازت ہے۔ اور حکومت متعلقہ ان کے جان و مال کی محافظ ہوگی۔ بشرطیکہ وہ عام ملکی قوانین کی پابندی کرے دونوں حکومتیں ایک دوسرے کو تجارتی اور جہاز رانی وغیرہ کی سہولتیں بہم پہونچائینگی۔ شام و لبنان کے ساتھ جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کی دفعات بھی قریباً قریباً ایسی ہی ہیں۔ فرانس کے ساتھ معاہدہ کی میعاد دس سال اور شام کے ساتھ سات سال ہوگی۔ جس کے اختتام سے چھ ماہ قبل اگر دونوں فریقین میں سے کسی نے اسکی تنسیخ کی خواہش نہ کی۔ تو اس میں اتنا ہی اور اضافہ سمجھا جائے گا ÷

---

۸ اکتوبر کا دن ہر احمدی کو تبلیغ میں صرف کرنا چاہیئے

یوم التبلیغ کا اعلان ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق ضروری ہدایات شائع کی جا چکی ہیں۔ اور آٹھ اکتوبر کا دن قریب آرہا ہے۔ جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تبلیغ میں صرف کرنے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ ہر ایک احمدی کو چاہیئے۔ کہ اپنی انجمن کے زیر انتظام اس دن ضرور تبلیغ کے لئے نکلے۔ خواتین کو بھی اس دن تبلیغ کی خدمت بجالانی چاہیئے۔ کوئی احمدی سوائے اشد معذوری کے اس سے مستثنےٰ نہیں ÷

یہ بات خوب اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔

ضلع شاہپور میں تبلیغی جلسے

ضلع شاہ پور کا تبلیغی پروگرام اس شرط پر منظور کیا جاتا ہے۔ کہ یوم التبلیغ کی تحریک کو نقصان نہ پہونچے۔

۶ تا ۸ ستمبر چک ۸۷ جنوبی - ۹ تا ۱۰ ستمبر - جہاوریاں -
۱۱ تا ۱۲ " - خوشاب - ۱۳ تا ۱۵ " مجوکہ -
۱۶ تا ۱۸ " - سلانوالی - ۱۹ تا ۲۰ " - چک ۹۹ شمالی -
۲۱ تا ۲۲ " - چک ۹۸ شمالی - ۲۳ تا ۲۵ " - سرگودھا -
۲۶ تا ۲۹ " - چک ۳۳ جنوبی - چک ۴۳ جنوبی - چک ۳۵ جنوبی
۳۰ ستمبر تا یکم اکتوبر - چھنی تا جہ رہان - ۲ تا ۳ - اکتوبر - مڈھ رانجھہ
۴ تا ۵ - اکتوبر - ادرحماں - ۶ تا ۷ - اکتوبر - کوٹ مومن ÷

خاکسار محمد عبد اللہ بوتالوی نائب مہتمم تبلیغ ضلع شاہ پور ÷

ریاست پٹیالہ میں تبلیغی جلسے

ذیل میں تبلیغی جلسوں کا پروگرام درج کرتے ہوئے گزارش ہے کہ قرب و جوار کے انصار اللہ اور احمدی اصحاب شرکت فرمائیں ÷

غوث گڑھ ریاست پٹیالہ - ۱۲ ستمبر ÷ پائل ریاست پٹیالہ - ۱۴ ستمبر ÷
سرہند " " ۱۶ ستمبر ÷ راجپورہ " " ۱۸ ستمبر ÷
پٹیالہ خاص " " ۲۰ ستمبر ÷ سنور " " ۲۲ ستمبر ÷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۲۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

پنجاب کے ہندوؤں کی فتنہ انگیزیاں

حکومت اور مسلمانوں سے جنگ کرنے کی تیاریاں

قیام امن کے اعلان کو ہندوؤں کا چیلنج

وُہ ہندو جو پنجاب کے سب سے اعلےٰ حاکم گورنر پنجاب کے یہ الفاظ برداشت نہیں کرسکتے۔ کہ

"میرا اور میری گورنمنٹ کا عزم مصمم ہے۔ کہ ہم امن کو بحال رکھنے کے لئے تمام ذرائع سے کام لیں گے"۔

حالانکہ "پرتاپ" (۱۴ر اگست) کے بیان کے مطابق ان الفاظ میں "ہز ایکسی لنسی قائم مقام گورنر پنجاب نے اپنی تقریر میں فرقہ وارانہ فیصلہ کا ذکر کرتے ہوئے ان لوگوں کو جو صوبہ کے خرمن امن کو خاک سیاہ کرنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ خبردار کیا تھا"۔ اور صاف طور پر کہہ رہے ہیں۔ کہ "ہندوؤں اور سکھوں کو اس کے جواب میں کہنا چاہیئے۔ ہر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی؟" ان کے فتنہ انگیز ارادوں اور انکی امن شکن تیاریوں کے متعلق اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں ؂

گورنر پنجاب سے ہندوؤں کا تمسخر

قیام امن نہ صرف حکومت کے لحاظ سے۔ بلکہ انسانیت کے نقطہ نگاہ سے بھی نہایت ضروری چیز ہے۔ اور اس میں ممد و معاون بننا ہر محب انسان کا فرض ہے۔ لیکن ہندو اس قدر برافروختہ ہو رہے ہیں۔ کہ نہایت شوخ چشمی سے کام لے رہے ہیں۔ کہ قیام امن کے متعلق حکومت پنجاب کے اعلےٰ ترین افسر کے ارادہ کو بدتمیزی سے بچوں کی بات کہتے۔ اور تمسخرانہ انداز میں لکھ رہے ہیں:-

"ہماری اس سے بڑھ کر خوش قسمتی کیا ہوسکتی ہے۔ کہ ہمارا ہی ایک بھائی دیسی نوکرشاہی کا پرزہ بن کر ہماری مرمت کے لئے تیار ہو۔ لوگ اپنے بچوں کو خود مارنا سکھاتے ہیں۔ اور جب وُہ اپنے ہی بزرگوں پر ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ تو وُہ اسے لاڈ سے قبول کرتے ہیں۔ ہمارے لاٹ صاحب عمر کے لحاظ سے بچے نہیں لیکن گورنری کے لحاظ سے بچے ضرور ہیں۔ انہیں دو ماہ کے لئے گورنر بنایا گیا۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ وُہ اس عہدے کے قابل سمجھے گئے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ سر جافرے مونٹ مورنسی کی علالت نے گورنمنٹ پر ایک بلا نازل کر دی جس کا کوئی اور دفعیہ اس کے لئے زیادہ گراں ثابت ہوتا۔ سردار سکندر حیات گورنمنٹ کی نگاہ میں گورنر بنائے جانے کے قابل ہیں۔ یا نہیں۔ اس کا امتحان جلد ہی ہو جائے گا۔ جب سر جافرے مونٹ مورنسی علالت کی بدولت یا اپنی میعاد کے اختتام پر اپنے عہدے سے سبکدوش ہونگے۔ ہز ایکسی لنسی نے ہندو اور سکھوں کے سروں پر اپنے بیوروکریٹک ڈنڈے کی مشق کی۔ تو وُہ یہ سمجھ کر برداشت کریں گے۔ کہ ہمارا ایک ہموطن بھائی ڈنڈا چلانا سیکھ رہا ہے"۔

اس قسم کی تحریروں کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہوسکتا ہے۔ کہ ہندو نہ صرف کھلم کھلا صوبہ کے امن اور انتظام کو برباد کرنے کا چیلنج دے رہے ہیں۔ بلکہ حکومت کے قیام امن کے اعلان۔ اور ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کی ذات کو تمسخر و استہزاء کا نشانہ بھی بنا رہے ہیں ؂

امن شکن تقریریں

ایک طرف تو ہندوؤں نے یہ طریق عمل اختیار کر رکھا ہے۔ جو حکومت کے علاوہ ہر امن پسند شہری کے لئے نہایت فکر اور تشویش کا باعث بن رہا ہے۔ اور دوسری طرف عوام کو مشتعل کرنے۔ اور فتنہ و فساد پھیلانے پر آمادہ کرنے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں جس کے ثبوت میں ہندوؤں کے ایک حال ہی کے جلسہ میں جس کے متعلق مشہور کانگرسی لیڈر لالہ دُنی چند انبالوی نے بحیثیت صدر یہ اعلان کیا۔ کہ "یہ کانفرنس پنجاب بھر کے ہندو نمائندوں کی کانفرنس ہے"۔ کی گئی تقریروں کے چند اقتباس "پرتاپ" (۲۴ر اگست) سے ہی پیش کئے جاتے ہیں:-

"جنگی جماعت" بنانے کا اعلان

کویراج جے گوپال نے سکھوں کی طرح ہندوؤں کو بھی ایک لاکھ والنٹیر بھرتی کرنے کی تحریک کرتے ہوئے کہا:-

"اس وقت سوال یہ ہے۔ کہ فرقہ وارانہ اعلان کا علاج کیا کیا جائے سکھ تیار ہو رہے ہیں۔ ہندوؤں کو بھی مقابلہ کی تیاری کرنی ہوگی۔ ہندو سبھا گورنمنٹ سے جنگ کرنے کی ہمت نہیں رکھتی۔ اس لئے لازمی طور پر ہمیں کوئی جنگی جماعت بنانی چاہیئے"۔

ایک طرف حکومت پنجاب کے قیام امن کے متعلق اعلان کو دیکھئے۔ اور دوسری طرف ہندوؤں کی جنگی تیاریوں کو ملاحظہ کیجئے کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہے کہ ہندو فی الواقعہ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں ؂

بنگالی تشدد پسندوں کی تقلید کی تلقین

ایک دُوسرے مقرر پنڈت دیو کی نندی چاتن نے ہندوؤں کی جنگ آزمائی کی تشریح کرتے ہوئے کہا:-

"سوال یہ ہے۔ کہ جس طرح بنگالیوں نے تقسیم بنگال کو ٹکڑے ٹکڑے کیا تھا۔ اسی طرح ہم اس فرقہ وارانہ تصفیہ کو درست کردیں۔ اس کے لئے نئی اور مکمل جماعت قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ جو ایک جنگی پروگرام تیار کرے۔ اور میدان جنگ میں نکل پڑے"۔

تشدد پسند بنگالی جنھوں نے سرکاری افسروں کے بزدلانہ قتل کی بنیاد ڈالی۔ اور جن کی سفاکی کے صدقے اس وقت تک بیسیوں یورپین اور دیسی افسر موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔ اور جن کی سنگدلانہ اور بے رحمانہ سرگرمیاں ابھی تک جاری ہیں۔ ان کے نقش قدم پر چلنے کی پنجاب کے ہندو نوجوانوں نے جب کبھی کوشش کی۔ اور جب کوئی اس قسم کا المناک حادثہ پیش آیا۔ ہندوؤں نے ظاہرہ طور پر اس کا ارتکاب کرنے والوں کی مذمت کی۔ اور اپنے آپ کو امن پسند اور تشدد کے خلاف ظاہر کیا۔ اور کبھی کھلم کھلا ایسے لوگوں کی حمایت کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ لیکن اب وُہ علی الاعلان یہ تلقین کر رہے ہیں۔ کہ جو طریق عمل بنگال کے تشدد پسندوں نے اختیار کیا۔ یعنی قتل و خونریزی۔ وُہی انہیں عمل میں لانا چاہیئے۔ اور جنگی پروگرام تیار کرکے میدان جنگ میں نکل آنا چاہیئے ؂

مسلمان اور حکومت سے ٹکر

ایک اور مقرر بیر ڈاکٹر بھگت رام نے کہا:-

"ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ایک مضبوط جماعت قائم کی جائے۔ جو تمام ہندو وعباتی کی نمائندہ جماعت ہو جس کے پاس بہت والنٹیر ہوں۔ اس وقت ہندو دیویوں کی عزت خطرے میں ہے۔ ضرورت صرف دماغ کی ہی نہیں بلکہ قوت کی ہے۔ ہندو تہذیب بڑی چیز ہے۔ اسے ملیامیٹ کرنے کے منصوبے ہو گئے ہیں

سائے برطانوی اعلان میں کہیں ہندو کا ذکر تک نہیں۔ اس لئے کوئی ایسی جماعت ہو۔ جو مسلمانوں اور حکومت سے بھی ٹکر لگانے کو تیار ہو"۔

"دماغ" کی بجائے "قوت" استعمال کرنے کا اعلان

ان الفاظ میں ایک طرف تو ہندو دیویوں کی عزت خطرہ میں کہکر وہی حربہ استعمال کیا گیا ہے۔ جو کانگرس کی تحریک میں دیویوں کو سول نافرمانی میں شریک کرتے ہوئے استعمال کیا گیا۔ دوسری طرف "دماغ" کی بجائے "قوت" سے کام لینے کا اعلان کرتے ہوئے یہ کہہ دیا گیا ہے۔ کہ حکومت کے ساتھ ہی مسلمان سے بھی ٹکر لگائی جائے۔ اس بارے میں گویا ہندو سکھوں سے بھی چار قدم آگے بڑھ کر جنگجوئی کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ سکھ باوجود شورش کے اس بات کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ تعلقات خراب نہ کئے جائیں۔ وہ کسی نہ کسی صورت میں اس کے لئے کچھ نہ کچھ کوشش کر رہے ہیں۔ اور یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ جس فیصلہ کے متعلق انہیں شکایت ہے۔ وہ مسلمانوں نے نہیں بلکہ حکومت نے کیا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ مسلمانوں کو مقابل بنایا جائے۔ لیکن ہندو اپنے بے پناہ جنگ کے سیلاب میں مسلمانوں کو بھی بہالے جانا چاہتے ہیں ؛

افسوسناک روش

ہندوؤں کی یہ روش نہایت ہی افسوسناک۔ اور تباہ کن ہے۔ اگر انہیں یہ خیال ہو۔ کہ وہ جنگ وجدال کے ذریعہ۔ فتنہ و فساد کے ذریعہ۔ بدامنی اور قانون شکنی کے ذریعہ حکومت برطانیہ کے اعلان کو ٹکڑے ٹکڑے کر سکتے ہیں۔ تو یہ محض خام خیالی ہے حکومت صاف اور واضح الفاظ میں بتا چکی ہے۔ کہ جب تک ہندوستانی اقوام سمجھوتہ کر کے کوئی متفقہ فیصلہ نہ کریں گی۔ اس وقت تک اعلان میں قطعاً کوئی تبدیلی نہ کی جائے گی۔ اب ظاہر ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ آپس میں کوئی تصفیہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ جنگی تیاریاں کر کے۔ جنگ کی دھمکیاں دے کر۔ جنگ کا پروگرام تیار کر کے جنگ کے میدان میں نکل پڑنے کی تحریک کر کے اور مسلمانوں کے ساتھ ٹکر لگانے کا اعلان کر کے آپس کے تعلقات کو اور زیادہ کشیدہ اور خراب بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے ؛

حکومت اور قیام امن کا فرض

ایسی حالت میں حکومت جو کچھ کرے گی۔ اور اسے جو کچھ کرنا چاہیئے۔ اس کا اعلان اپنے صوبہ کے متعلق گورنر صاحب پنجاب کر چکے ہیں۔ "پرتاپ" ہندوؤں کو سکھوں کے پیچھے رکھتے ہوئے فتنہ انگیزی اور امن شکنی کے متعلق یہ کہکر ہمت بندھانے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ:۔

"ہز ایکسلنسی قائم مقام گورنر صاحب ۱۹۔ جولائی کو حکومت پنجاب کی گدی پر رونق افروز ہوئے تھے۔ اس لئے ۱۸ ستمبر کو ان کی میعاد ختم ہو جائے گی۔ ۱۷ ستمبر کو سکھوں کی طرف سے پہلا عالمگیر مظاہرہ نئے اعلان کے خلاف ہو گا۔ اس لئے ظاہر ہے۔ کہ جناب نواب قائم مقام گورنر صاحب بہادر کو صوبہ کے امن قائم رکھنے کی ضرورت پیدا ہو سکتی ہے۔ تو ۱۷ ستمبر کے بعد۔ کیونکہ ان جلسوں میں سکھ پہلی بار مزاحمت کا پروگرام صوبہ کے سامنے رکھیں گے۔ لیکن اس وقت ان کا عہد معدلت مہد ختم ہو جائے گا"۔

اگر قائم مقام گورنر صاحب پنجاب کے عہد کے خاتمہ پر خدا نخواستہ ہندوؤں کا مزعومہ سوراج قائم ہونے والا ہو۔ اور کسی مہاسبھائی اور کانگرسی ہندو کے گورنر بننے کی توقع ہو۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ہندوؤں اور سکھوں کو پنجاب میں بدامنی پھیلانے کی کھلی اجازت دے دے۔ اور اسے صوبہ کے امن قائم رکھنے کی ضرورت پیدا نہ ہو۔ لیکن اگر اس وقت بھی موجودہ حکومت ہی قائم ہو گی۔ تو جو بھی گورنر ہو گا۔ وہ یہی کہیگا۔ کہ "میرا اور میری گورنمنٹ کا عزم صمیم ہے۔ کہ صوبہ میں بہر حال امن قائم رکھا جائے"۔ اور اس عزم کو ضرور پورا کیا جائے گا۔ جس کا خمیازہ امن شکنی کرنے والوں کو ضرور بھگتنا پڑے گا۔ اور اس سے سارا صوبہ مصائب میں مبتلا ہو جائے گا ؛

ابھی وقت ہے۔ کہ ہندو اس قسم کے شر انگیز ارادوں۔ اور فتنہ انگیز تحریکوں سے دست بردار ہو جائیں۔ لیکن اگر انہوں نے اس بارے میں عملی تجربہ ہی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ تو یاد رکھیں حکومت قیام امن کے فرض کی ادائیگی میں جو کچھ کرے گی۔ اس کے علاوہ ہر امن پسند پنجابی بھی سینہ سپر ہو کر بدامنی کا انسداد ضروری سمجھیگا۔

پنجاب میں کس کی حق تلفی ہوئی

وزیر اعظم کے فرقہ وار اعلان میں مسلمانان پنجاب کو باوجود ان کی اکثریت کے جو کچھ دیا گیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں ہندوؤں اور سکھوں کو باوجود اقلیت میں ہونے کے جس قدر حاصل ہوا ہے اس پر اگر نظر کی جائے۔ تو مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کا شور و شر بہت ہی زیادہ حیرت انگیز نظر آتا ہے۔ حکومت کے محکمہ مردم شماری کے تازہ اعلان کے مطابق پنجاب میں مختلف اقوام کی آبادی کی نسبت حسب ذیل ہے:۔

مسلمان	۵۶٫۵ ؛	ہندو	۲۶٫۸ ؛
سکھ۔	۱۳٫۰ ؛	دیگر اقوام	۳٫۷ ؛

وزیر اعظم کے اعلان میں پنجاب کونسل کی ۱۷۵ نشستیں ہونگی جن میں سے ۴۳ ہندوؤں کو جداگانہ انتخاب کے ذریعہ حاصل ہونگی۔ باقی متفرق نشستوں میں سے یونیورسٹی اور تجارت کی سیٹیں بھی یقینی طور پر ان کی ہونگی۔ بڑے زمینداروں کی سیٹوں میں سے بھی ایک ہندو حاصل کر لیں گے۔ مزدوروں کی سیٹوں میں سے بھی کم از کم ایک ہندو حاصل کر لیں گے۔ اس طرح ہندو ۴۷ سیٹیں یقینی طور پر حاصل کر لیں گے۔ اور ان کا کونسل میں تناسب ۲۶٫۹ ہو جائے گا۔ اور اگر ۴۸ سیٹیں حاصل کر لیں۔ جو بالکل ممکن ہے۔ تو ان کا تناسب ۲۷٫۴ ہو جائیگا۔ حالانکہ ان کی آبادی کا تناسب ۲۶٫۸ ہے۔ سکھوں کے متعلق تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ انہیں زائد از استحقاق نیابت دی گئی ہے۔ اور یہ سب کچھ مسلمانوں سے لیا گیا ہے۔ ایسی حالت میں مسلمانوں کا حق ہے۔ کہ وہ اپنی حق تلفی کے خلاف آواز اٹھائیں۔ نہ کہ ہندوؤں اور سکھوں کا۔ جن میں اول الذکر اپنی آبادی سے زیادہ اور مؤخر الذکر بہت زیادہ نیابت حاصل کر چکے ہیں ؛

عظیم الشان تجارتی ادارہ قائم کرنیکی تجویز

مسلمانوں کی اقتصادی تباہ حالی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور ان میں تجارتی کاروبار کرنے کا شوق پیدا کرنے کی غرض سے عرصہ ہوا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ تحریک فرمائی تھی۔ کہ ہر جگہ کے مسلمان اپنی ضروریات کی چیزیں خود مہیا کیا کریں۔ یعنی مستعد مسلمانوں کو ہر قسم کی دوکانیں کھول لینی چاہئیں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو عہد کرنا چاہیئے۔ کہ انہی دوکانوں سے ضروریات کی چیزیں خریدیں گے ؛

اس تحریک پر جس حد تک عمل کیا گیا۔ اس سے بہت فائدہ حاصل ہوا۔ اور بعض شہروں اور قصبات میں کھانے پینے یا دوسری اشیا کی جو اسلامی دوکانیں نظر آتی ہیں۔ ان کا کثیر حصہ اس تحریک کا مرہون منت ہے۔ لیکن بعض حلقوں میں اس کی مخالفت بھی کی گئی۔ اور اس بنا پر کہ گئی کہ ہندو مسلمانوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو جائیگی۔ حالانکہ اس کے لئے کوئی معقول وجہ نہیں تھی۔ ہندو جن چیزوں کو مسلمان کا پاک و صاف ہاتھ لگ جانے کی وجہ سے نجس سمجھ لیتا ہے۔ اور اسے غلاظت کے ڈھیر میں پھینک دیتا ہے اگر وہ چیزیں ہندو کے ہاتھ کی مسلمان استعمال نہ کرے۔ تو شکایت کا کونسا موقعہ ہے۔ اور اگر کوئی خواہ مخواہ کشمکش پیدا کرنا چاہے۔ تو اسے کون روک سکتا ہے۔ بہر حال یہ کہا گیا۔ لیکن آخر حالات نے ایسے لوگوں کو بھی اسی نتیجہ پر پہنچا دیا۔ کہ مسلمانوں کو اپنی زندگی کی ضرورتیں مہیا کرنے کا خود انتظام کرنا چاہیئے۔ اور تجارتی ادارے قائم ہونے چاہئیں۔ چنانچہ "زمیندار" ۲۰ اگست نے "اسلامی بازار" کے عنوان سے ایک اڈیٹوریل لکھا ہے جس میں صرف لاہور کے متعلق یہ بتانے کے بعد کہ "مسلمان ہر مہینہ کم سے کم تیس لاکھ روپیہ یعنی سال میں کم و بیش ساڑھے تین کروڑ روپیہ ضرور خرچ کرتے ہونگے لیکن ان کے اس احتیاج زندگی کے بہم پہونچانے والے وہ خود نہیں بلکہ دوسرے ہیں۔ اسی پر سارے پنجاب کو قیاس کر لیا جائے جسکی اسلامی آبادی ڈیڑھ کروڑ کے لگ بھگ ہے یہ تحریک کی ہے۔ کہ پچاس لاکھ کے مشترکہ سرمایہ سے لاہور میں عظیم الشان تجارتی ادارہ قائم کیا جائے۔ اور پنجاب کے دوسرے شہروں میں اس کی شاخیں کھولی جائیں اگر اسقدر وسیع پیمانہ پر یہ کام شروع کیا جا سکے۔ اور اس کے لئے سامان میسر آ سکے تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ لیکن اول تو اتنا سرمایہ فراہم ہونا مشکل ہے دوسرے مسلمان

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر جماعت احمدیہ کا اجماع

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اجرائے نبوت از روئے قرآن

اہل پیغام کی فریب کاری

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم احادیث تحریرات ائمہ سلف اور خود حضور علیہ السلام کی تحریرات سے ایسا ثابت شدہ امر ہے۔ کہ اس پر کسی جہت سے اعتراض نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہمارے غیر مبایع دوستوں نے چونکہ احمدی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبع کہلاتے ہوئے آپ کے قائم کردہ سلسلہ کو نقصان پہنچانے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اس لئے وہ طرح طرح کی غلط بیانیوں اور فریب کاریوں سے عوام کو اصلیت سے دور رکھنے کی سعی میں مصروف رہتے ہیں ؂

پیغام صلح کا اعتراض

آج کل پیغام صلح میں بزعم خود" واقعات سے ادعائے نبوت کی تردید" کی جا رہی ہے۔ لیکن واقعات کو جس صحت اور ایمانداری کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔ وہ حیرت انگیز ہے جیسا لکھا ہے :۔

"حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے چودھویں صدی کے آغاز پر بموجب حدیث صحیح ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا دعویٰ مجددیت کیا۔ اور ۱۸ سال تک بذریعہ تحریر و تقریر اپنے دعویٰ کی تبلیغ فرماتے رہے۔ پھر آپ کی وفات کے بعد آپ کی جماعت چھ سال تک بزمانہ حضرت مولوی نور الدین صاحب مرحوم و مغفور اس دعویٰ کی نشر و اشاعت میں مصروف رہی۔ اور سب کا اس پر اجماع رہا۔ مگر سال ۱۹۱۴ء میں صاحبزادہ صاحب نے ادعائے خلافت کے ساتھ جہاں اور بہت سے جدید دعاوی کا اعلان کیا۔ وہاں نہایت شد و مد کے ساتھ اپنا یہ عقیدہ بھی ظاہر فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ مجددیت کا نہیں۔ بلکہ نبوت کا دعویٰ تھا"

(پیغام صلح ۱۵ اگست ۱۹۳۲ء)

دروغگوئی اور کذب بیانی

ملاحظہ ہو۔ کس صداقت شعاری اور دیانتداری کیساتھ وقائع نگاری کی گئی ہے پیغام نے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آغاز دعویٰ سے حضرت مولانا نور الدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات تک جماعت احمدیہ میں کسی کو نبوت مسیح موعود کا خیال تک نہ تھا۔ اور ساری جماعت کا اجماع اسی امر پر تھا۔ کہ آپ مجددیت کے مدعی ہیں۔ لیکن "صاحبزادہ صاحب" نے ۱۹۱۴ء میں خواہ مخواہ حضور کی طرف نبوت کو منسوب کر دیا۔ مگر حقیقت سے واقفیت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں۔ کہ یہ صریح کذب بیانی اور دروغگوئی کی گئی ہے۔

جماعت کا اجماع اور عمائدین اہل پیغام

اگر یہ صحیح ہے۔ کہ وفات نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ تک جماعت احمدیہ کا اجماع اسی امر پر رہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ نبوت نہیں کیا۔ تو کیا وقائع نگار صاحب ہمیں بتا سکتے ہیں۔ کہ ان کے "حضرت امیر" نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں یہ کس طرح لکھدیا تھا۔ کہ

(۱) "آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ جس شخص کو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کیلئے مامور و نبی کرکے بھیجا ہے۔ وہ بھی شہرت پسند نہیں" (ریویو اردو جلد ۵ نمبر ۴)

(۲) "یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا۔" (ریویو اردو جلد ۶ نمبر ۵)

پھر خواجہ کمال الدین صاحب نے یہ کیونکر لکھا۔ کہ

(۱) "وہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ایک نبی اللہ ہے مخبر صادق احمد رسول صلوٰۃ اللہ علیہ کا خاتم النبیین ہونا جتاتا ہے۔ کہ اس جلیل خدا احمد غلام انبیاء اور نبی اللہ ہوں۔" (الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء)

(۲) "نو سال پہلے احمد نبی قادیان نے صاف اور صریح اور بلا مغشوش الفاظ میں پیشگوئی کی تھی۔ نبی موصوف نے جو تعبیر ۱۹۰۸ء میں خود اس الہام کی کی" (بدر ۹ جنوری ۱۹۱۳ء) وغیرہ وغیرہ اسی طرح مولوی محمد احسن صاحب تشحیذ الاذہان نمبر ۱۰ ۱۹۱۳ء میں مرزا یعقوب بیگ صاحب بدر ۱۹ جنوری ۱۹۱۳ء اور مولوی عبداللہ صاحب کشمیری الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۱ء میں آپ کی طرف نبوت کیوں منسوب کر چکے ہیں۔ بلکہ دلائل سے اسے ثابت کر چکے ہیں

اگر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات تک جماعت کا اجماع اس امر پر تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود نبی نہیں بلکہ مجدد ہیں۔ تو کیا یہ لوگ اس وقت جماعت میں شامل نہ تھے۔ کہ اس اجماع سے باہر رہے

کیا اجماع اسی کا نام ہے

پھر سیدنا نور الدین اعظم کی شہادت کا کس احمدی کو علم نہیں اور کون نہیں جانتا۔ کہ مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ اور حکیم فضل الدین صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ وغیرہ اکابر اصحاب مسیح موعود علیہ السلام کے معتقدات اس بارہ میں کیا تھے۔ جن کی تحریروں کے اقتباسات بخوف طوالت نہیں دیئے جا سکتے۔ ان بزرگوں کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے جو اصحاب بفضل خدا زندہ موجود ہیں۔ وہ بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ پس ایسی حالت میں کہ غیر مبایعین کے عمائدین معہ "حضرت امیر" اپنا تمام زور قلم نبوت مسیح موعود علیہ السلام کے اثبات میں صرف کرتے رہے ہیں۔ تاوقتیکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے منصب خلافت پر متمکن ہونے کی وجہ سے ذاتی عناد اور عداوت نے ان کو اندھا نہ کر دیا۔ حضرت خلیفہ اول۔ بزرگان سلسلہ اور ساری جماعت اسی بات کو پیش کرتی رہی۔ تو پھر اجماع کس چیز کا نام ہے۔ کہ وہ پھر بھی اسی بات پر رہا۔ کہ آپ نے دعویٰ نبوت نہیں کیا

دیانت و امانت کا تقاضا

آج شیخ غلام حسین صاحب سیالکوٹی کا نہایت بے تکلفی کے ساتھ یہ کہدینا۔ کہ وفات نور الدین تک "سب کا اجماع اس پر رہا" کہ آپ نے دعوئے نبوت نہیں کیا۔ پرلے درجہ کی ڈھٹائی اور اخفاء حق ہے۔ اور اس گروہ سے تعلق رکھنے والے شخص کے لئے جو اپنے کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا جانشین اور حضور کے علم کا حقیقی وارث قرار دیتا ہے۔ اس قدر خلاف واقعہ بات بیان کرنا بہت افسوسناک ہے۔ ہاں اگر وہ اس قدر بے خبر اور بے علم ہیں۔ کہ واقعی انہیں اس سے آگاہی نہ تھی۔ تو اب یہ معلوم کرنے کے بعد دیانت و امانت کا یہ تقاضا ہے۔ کہ وہ اس امر کا اقرار کریں۔ کہ خلافت ثانیہ کے آغاز تک تمام جماعت کا اجماع اسی امر پر رہا ہے۔ کہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام ایک حقیقت ثابتہ ہے

کتب مسیح موعود سے ناواقفیت

اس کے علاوہ وقائع نگار صاحب نے ایک اور واقعہ سے بھی نبوت مسیح موعود کے "الزام کی غیر مشتبہ تردید" کرنا چاہی ہے۔ اور وہ یہ پیش کیا ہے۔ کہ

"کیا صدہا آیات قرآن کریم جو اس زمانہ میں اجرائے نبوت کے ثبوت میں پیش کی جاتی ہیں۔ آیا مدعی نے بھی اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کی تھیں۔ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے۔ تو وہ آیات آپ کی کس کتاب میں درج ہیں"

ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مضمون نگار نے حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔ ورنہ یہ لکھنے کی جرأت کبھی نہ کر سکتا۔ بلکہ اگر مدیر "پیغام صلح" نے ہی کبھی آپکی کتب کو پڑھا ہوتا۔ تو وہ یہ الفاظ مدح اخبار نہ کرتا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اگر یہ لوگ کتب مسیح موعود کا مطالعہ کرنے والے ہوتے۔ اور پھر انہیں سمجھنے کی اہلیت رکھتے۔ تو ایسے صاف اور صریح دعویٰ سے انکار ہی کیوں کرتے ؛

حضرت مسیح موعود اور اجرائے نبوت کے متعلق آیات

حقیقت یہ ہے۔ کہ آج ہم جن آیات سے نبوت مسیح موعودؑ ثابت کرتے ہیں۔ انہیں خود حضور علیہ السلام نے بھی پیش فرمایا ہے۔ پیغام صلح کے مطالبہ سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ان میں سے بعض یہاں درج کی جاتی ہیں ؛

قرآن کریم کی ایک آیت جس سے جماعت احمدیہ اجرائے نبوت ثابت کرتی ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا ہے جس سے اجرائے نبوت پر استدلال کرنا حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے ہی سکھایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؛

"یہ کہنا۔ کہ قرآن شریف میں مسیح موعود کا کہیں ذکر نہیں۔ یہ سراسر غلطی ہے۔ کیونکہ جس حالت میں اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں بڑا فتنہ عیسیٰ پرستی کا فتنہ ٹھہرایا ہے۔ اور اس کے لئے وعید کے طور پر یہ پیشگوئی کی ہے۔ کہ قریب ہے۔ کہ زمین و آسمان اس سے پھٹ جائیں۔ اور اسی زمانہ کی نسبت طاعون اور زلزلوں وغیرہ حوادث کی پیشگوئی بھی کی ہے۔ اور صریح طور پر فرمایا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں جبکہ آسمان اور زمین میں طرح طرح کے خوفناک حوادث ظاہر ہونگے وہ عیسیٰ پرستی کی شامت سے ظاہر ہوں گے۔ پھر دوسری طرف یہ بھی فرمایا وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا پس اس سے مسیح موعودؑ کی نسبت پیشگوئی کھلے کھلے طور پر قرآن شریف میں ثابت ہوئی ہے۔ کیونکہ جو شخص غور اور ایمان داری سے قرآن شریف کو پڑھیگا اس پر ظاہر ہوگا۔ کہ آخری زمانہ کے سخت عذابوں کے وقت جبکہ اکثر حصے زمین کے زیر و زبر کئے جائیں گے۔ اور سخت طاعون پڑیگی اور ہر ایک پہلو سے موت کا بازار گرم ہوگا۔ اس وقت ایک رسول کا آنا ضروری ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے جب تک عذاب سے پہلے رسول نہ بھیج دیں۔ پھر جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت میں رسول آئے۔ جیسا کہ زمانہ کے گذشتہ واقعات سے ثابت ہے۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہے۔ اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے۔ پس وہی رسول مسیح موعود ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

دوسری آیت

دوسری آیت قرآن پاک جس سے ہم نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ثابت کرتے ہیں۔ وآخرین منھم الخ ہے۔ اسے بھی خود حضور علیہ السلام نے اپنی نبوت کو ثابت کیا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں ؛

"جیسا کہ قرآن شریف میں اسکی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ وآخرین منھم لما یلحقوبھم یعنی آنحضرت کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں۔ جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اسکی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم و تربیت پاویں۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنیوالی قوم میں ایک نبی ہوگا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

تیسری آیت

ہماری طرف سے اس دعویٰ کے اثبات میں ایک اور آیت پیش کی جاتی ہے کہ لا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول حضرت مسیح موعود علیہ السلام رمضان شریف میں کسوف خسوف والی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؛

"ظاہر ہے۔ کہ ایسی کھلی کھلی غیب کی باتیں تبلانا بجز نبی کے اور کسی کا کام نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے لا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول یعنی خدا اپنے غیب پر بجز برگزیدہ رسولوں کے کسی کو مطلع نہیں کرتا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۷)

چوتھی آیت

پھر ہم آیت کریمہ اھدنا الصراط المستقیم بھی پیش کرتے ہیں۔ اور اسے بھی خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش فرما چکے ہیں۔ چنانچہ اپنے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؛

"وہ ختم نبوت کے ایسے معنی کرتے ہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو نکلتی ہے۔ نہ تعریف۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفس پاک میں افاضہ اور تکمیل نفوس کے لئے کوئی قوت نہ تھی۔ اور وہ صرف خشک شریعت کو سکھلانے آئے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ اس امت کو یہ دعا سکھلاتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم پس اگر یہ امت پہلے نبیوں کی وارث نہیں۔ اور اس انعام میں سے ان کو کچھ حصہ نہیں۔ تو یہ دعا کیوں سکھلائی گئی"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۰ حاشیہ)

اس تحریر سے ختم نبوت کے ان معنوں کی بھی تائید ہوتی ہے۔ جو ہم پیش کرتے ہیں ؛

پانچویں آیت

آیت کریمہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی کو بھی ہم پیش کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسے پیش کیا ہے۔ چنانچہ اپنے مقابلہ میں بابو الٰہی بخش مصنف اعصائے موسیٰ کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؛

"پھر یہ کیا ہوا۔ کہ وہ خود طاعون سے نامرادی کیساتھ مر گئے اور ہر ایک پہلو سے خدا نے میری مدد کی۔ اور قرآن شریف میں کھلے طور پر لکھا ہے۔ کہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی یعنی خدا تعالےٰ کا یہ حتمی وعدہ ہے۔ کہ جو لوگ اسکی طرف سے آتے ہیں۔ وہ فریق مخالف پر غالب ہو جاتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آپ اپنے کو زمرۂ رسل میں شمار کرتے ہیں۔

ہماری طرف سے بعض آیات کا پیش ہونا

اس کے علاوہ اور بھی کئی آیات آپ نے پیش فرمائی ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر ہماری طرف سے بعض ایسی آیات بھی پیش کی جاتی ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش نہیں فرمایا۔ تو یہ کوئی حرج کی بات نہیں ہے کیونکہ آپ نے ایک اصول بتا دیا ہے۔ کہ قرآن پاک سے اجرائے نبوت ثابت ہے۔ اور اس کے ثبوت کے طور پر آپ کے متبعین میں سے اگر کوئی شخص ان آیات کے علاوہ جو آپ خود پیش کر چکے ہیں۔ اور آیات سے بھی استدلال کرے۔ تو یہ آپ کے دعویٰ کی تائید ہے۔ اور اس بات کا ثبوت کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حاصل شدہ بصیرت اور فہم قرآن کی روشنی میں اس پاک کتاب پر تدبر اور غور کرتے ہیں۔

پیغام کے پیشکردہ حقائق پر روشنی

مضمون نگار مذکور نے سوء ظن سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "ان حقائق پر ہمارے دوستوں نے کبھی روشنی نہیں ڈالی۔ اور چونکہ یہ امور ان کے مسلک کے خلاف ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ان کی طرف سے یہ کوشش ہوگی۔ کہ تاریکی میں ہی رہیں؟"

مگر یہ سراسر بدظنی ہے۔ ہماری طرف سے نبوت کے مسئلہ پر ہر پہلو سے سیر کن بحث کی جا چکی ہے۔ اور ہر طرح سے مخالفین پر اتمام حجت ہو چکی ہے۔ لیکن اگر ان کے زعم میں ان کے یہ دونوں پیشکردہ "حقائق" ابھی تک تشنۂ تحقیق تھے۔ تو اب ان کے مطالبات پورے کر دیئے گئے ہیں۔ اور انکے پیشکردہ "حقائق" پر بصیرت افروز روشنی ڈال دی گئی ہے۔ اور انکے پیش کرنے میں اگر ان کی نیت نیک تھی تو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اب وہ ناجائز ضد اور تعصب سے کام نہیں لیں گے۔ اور راہ راست اختیار کر لینگے ؛

تحقیق الادیان

کیا کفارہ گناہوں سے نجات دلا سکتا ہے

عیسائی اخبار "نور افشاں" ۵ اگست میں بعنوان "میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے" ایک پادری صاحب نے عیسائیت کی صداقت پر چند دلائل پیش کئے ہیں۔ فطرتاً ہر شخص کا حق ہے کہ جس مذہب کو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہو اس کیلئے دلائل و براہین پیش کرے مگر اس کے ساتھ ہی ان دلائل کے متعلق تنقید کا دروازہ بھی کھلا ہونا چاہیئے تاکہ پیش کردہ دلائل کی حقیقت واضح ہو جائے۔

عیسائیت کو ترجیح دینے کی وجہ

پادری صاحب لکھتے ہیں۔ "میرا مذہب اس لئے مجھے پیارا ہے کہ میرے مذہب کے لیڈر نے جبکہ میں گناہوں کے تاریک غار اور دلدل میں بے یار و مددگار تھا عین وقت پر میرا ہاتھ پکڑا اور رہائی بخشی۔ میرے مذہب کے بانی نے مجھ کو نجات دینے کی خاطر انسانی قالب اختیار کیا۔ تاکہ میرے عوض قربان ہو اور اپنے پاک لہو بہانے سے میرے بدلے پوری پوری قیمت ادا کردی اور میں آزاد ہو گیا × × × وہ صرف خداوند یسوع مسیح ہی ہے۔ جس نے مجھ گنہگار کی خاطر اپنے کو انڈیل دیا اور اپنی جان قربان کردی۔ تاکہ میں گناہ کے نتیجہ یعنی دوزخ کے عذاب سے بچ جاؤں"

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ پادری صاحب کے خیال میں گناہوں سے بچانے اور دوزخ سے محفوظ رکھنے کے لئے چونکہ یسوع مسیح نے اپنی قربانی پیش کردی ہے۔ اور انہیں مفت میں گناہوں سے آزاد کر کے جنت کا وارث بنا دیا ہے اس لئے انہیں عیسائیت دل و جان سے عزیز ہے۔

بائیبل کیا کہتی ہے؟

مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر عقل و فکر کو ایک طرف بھی رکھ دیا جائے تو بھی یہ سوال ضروری ہے۔ کہ آیا گناہوں سے محفوظ رہنے کا یہ طریق مقدس بائیبل کے رو سے درست بھی ہے یا نہیں۔ جہاں تک ہمارا مطالعہ ہے۔ ہمیں بائیبل سے کہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کسی بے گناہ انسان کے قربان ہونے سے باقی تمام دنیا گناہوں سے بچ سکتی ہو بلکہ اس میں گناہوں سے محفوظ رہنے کے بعض اور ذرائع بتلائے گئے ہیں۔ مثلاً لکھا ہے

"تجھ سا خدا کون ہے جو بدکاری کو معاف کرے اور اپنی میراث کے باقی لوگوں کے گناہوں سے درگذر کرے وہ اپنا

بہت خوش ہے۔ وہ پھر کے ہم پہ شفقت کریگا۔ وہی ہمارے گناہوں کو دبائیگا۔ ہاں تو ان کی ساری خطاؤں کو سمندر کی گہرائی میں ڈال دیگا" (میکاہ ۷/۱۸-۱۹)

اسی طرح لکھا ہے۔

"پر وہ رحیم ہے اور اس نے ان کی بدکاریاں بخشیں اور انہیں ہلاک نہ کیا۔ ہاں بارہا اس نے اپنے قہر کو روکا اور اپنے سارے غضب کو بھڑکایا نہیں۔ کیونکہ اس نے یاد کیا کہ وہ بشر ہیں" (زبور ۷۸/۳۸)

انجیل میں بھی آتا ہے۔

"اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہیں معاف کریگا اور اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کریگا" (متی ۶/۱۵)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ بااوقات اللہ تعالے اپنے بندوں کے گناہوں کو محض اپنے رحم اور فضل سے بخش دیتا ہے اور جیسا کہ مقدس نوشتوں میں لکھا گیا۔ "وہ رحم کرنے سے بہت خوش ہے" فی الواقع وہ اپنی رحمتیں اور برکات اپنی کمزور مخلوق پر نازل کرنے سے بہت خوش ہوتا ہے۔ پس جبکہ وہ بغیر کسی کفارہ کے اپنے بندوں کے گناہوں کو بخشتا چلا آیا تو پھر گناہوں کی معافی کے اس نرالے طریق کے تجویز کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اب بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت۔ گناہوں کو معاف کرنے کی ضامن بن سکتی ہے

گناہوں کی معافی کے ذرائع

علاوہ ازیں ہمیں بائیبل سے اور بھی بہت سی ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انسانی گناہوں کو بغیر کسی قسم کے کفارہ کے معاف کرتا ہے۔ مثلاً لکھا ہے۔

"اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلائے جاتے ہیں۔ اپنے تئیں عاجزی کریں اور دعا مانگیں اور میرا موہنہ ڈھونڈیں اور اپنی بری راہوں سے پھریں تو میں آسمان پر سے سنونگا اور انکی خطائیں بخشونگا اور ان کی زمین کو امان دونگا" (۲ تواریخ ۷/۱۴)

اس جگہ عاجزی کرنا۔ دعائیں مانگنا اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنا اور بری راہوں سے پھرنا یہ طریق گناہوں کی معافی کے بتلائے گئے ہیں ہم حیران ہیں کہ عیسائی کس موہنہ سے کہتے ہیں۔ کہ چونکہ گناہوں کی معافی کی اور کوئی صورت نہ تھی۔ اس لئے خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کر دیا۔ اور اس طرح انہیں آزادی حاصل ہو گئی اسی طرح استثناء باب ۹ سے ظاہر ہے۔ کہ جب بنی اسرائیل اپنی پے در پے نافرمانیوں کی وجہ سے خدا کے غضب کے مورد بن گئے اور خدا نے چاہا کہ انہیں نابود کر دے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس دن اور چالیس راتیں دعائیں کرتے رہے اور روزے

بخشوانے اور عذاب سے محفوظ رہنے کی یہ صورت جو عیسائی پیش کرتے ہیں۔ بائیبل کے رو سے بھی قطعاً قابل قبول نہیں۔ کہ ایک بے گناہ شخص کو دار پر کھینچا جائے۔ بلکہ دعائیں کرنا روزے رکھنا بری راہوں سے پھرنا اور اللہ تعالےٰ کی رضا چاہنا گناہوں کی معافی کے ذرائع ہیں

کفارہ کے دو بڑے نقائص

علاوہ ازیں اور طریق سے بھی کفارہ کا ابطال ثابت ہے مثلاً کفارہ کی غرض یہ قرار دی جاتی ہے کہ کسی انسان کو گناہوں کی سزا کا خوف نہ رہے۔ اور نہ اس سے گناہ سرزد ہوں۔ لیکن اس سے دو لازمی نتیجے پیدا ہو گئے ہیں۔ ایک یہ کہ اس عقیدہ کے ماننے سے گناہوں پر بے حد دلیری پیدا ہو جاتی ہے جب ایک شخص کو یقین ہو کہ اب مجھ سے قطعاً بازپرس نہ ہو گی اور نہ مجھے گناہوں کی سزا ملیگی تو جو اس کے جی میں آئے وہ کر گذریگا۔ خوف اسی وقت ہوتا ہے جب یہ یقین ہو کہ اگر گناہ بدستور رہے تو مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے سزا ملیگی۔ لیکن جب یہ خیال دل سے نکل جائے تو پھر گناہوں کے سیلاب کو روکنے والی کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔

دوسرے یہ کہ باوجود کفارہ پر ایمان رکھنے کے ہم دیکھتے ہیں عیسائیوں میں اسی طرح گناہ موجود ہیں جس طرح دوسری قوموں میں۔ بلکہ ان سے کچھ زیادہ ہی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کفارہ کے ماننے سے انہیں کیا فائدہ ہوا جب کفارہ بھی انہیں گناہوں سے نہ بچا سکا تو ان کا یہ کہنا کہ ہم یسوع مسیح کی وجہ سے گناہوں کی دلدل سے نکل آئے۔ صریح طور پر غلط نہیں تو اور کیا ہے

پادریوں کا اپنا عمل

کفارہ کے عملی ابطال کی ایک زبردست دلیل یہ بھی ہے کہ خود پادری صاحبان جو بڑے جوش کے ساتھ کفارہ کی تعلیم دیتے ہیں اپنے ماتحت مسیحی لوگوں کو ان کی غلطیوں یا جرموں کی سزائیں جرمانے کرتے اور بعض دفعہ انہیں معطل بھی کر دیتے ہیں اگر کفارہ پر ایمان ان کو گناہوں کی سزا سے اس دنیا میں نہیں بچا سکا تو آخرت میں کس طرح بچائیگا۔

کفارہ عقل اور اللہ تعالیٰ کے عدل کے خلاف ہے

پھر یہ مسئلہ اس لحاظ سے بھی باطل ہے کہ یہ عقل کے خلاف اور اللہ تعالیٰ کے عدل کے مخالف ہے۔ عقل کے خلاف اس لئے کہ کسی گنہگار کو گناہ سے بچانے کی عقل یہ صورت تجویز نہیں کر سکتی کہ زید کو بکر کے بدلے پھانسی دے دی جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے عدل کے مخالف اس لئے ہے کہ جو گنہگار ہو اسے سزا دی جاتی ہے نہ کہ بے گناہ کو۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ گناہ تو لوگ

مراسلات

مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام

غیر مبائعین کے سابقہ عقائد

ایک شخص سید اختر حسین صاحب نے مکرم سید عبد المجید صاحب آف منصوری کو ایک خط اختلافی امور کے متعلق لکھا جس کے جواب میں سید صاحب موصوف نے تفصیلی مضمون لکھا ہے۔ اور غیر مبائعین کے سابقہ اور موجودہ رویہ احمدیت کیخلاف ان کے عقائد اور دیگر اہم امور پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ مضمون چند اقساط میں درج اخبار کیا جائیگا۔ امید ہے۔ کہ احباب اسے دلچسپی سے پڑھیں گے۔ اور غیر مبائعین کو پڑھائیں گے ❊ (ایڈیٹر)

آپ کے خط مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۳۲ء کا جواب حسب ذیل ہے جس کے جواب دینے کا وعدہ الفضل نمبر ۷ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۳۲ء میں کیا گیا تھا ❊

آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ "میں نے جو کچھ حضرت میاں صاحب کے خلاف لکھا۔ وہ ذاتی بغض و عداوت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ بوجہ اختلاف عقائد لکھا ہے۔ اور میں میاں صاحب کا دشمن نہیں ہوں۔ بلکہ ان کے عقائد کا دشمن ہوں۔ کہ انہوں نے مسئلہ نبوت کے متعلق غلط راہ اختیار کی۔ جو حضرت مسیح موعود کے سراسر خلاف ہے"

سید صاحب آپ کی یہ صفائی میرے نزدیک قابل پذیرائی نہیں۔ اگر آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے اختلاف عقائد تھا۔ تو اسے مودبانہ طریق سے بھی پیش کر سکتے تھے۔ مگر آپ اپنی شائع شدہ تحریر کو غور سے دیکھ لیں۔ اس کا ایک ایک لفظ شوخی اور گستاخی سے بھرا ہوا ہے۔ مجھے خطرہ ہے۔ کہ اگر آپ نے توبہ نہ کی۔ تو روحانی طور پر آپ سخت نقصان اٹھائیں گے۔ اس کو آپ دھمکی نہ سمجھیں۔ بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد آشکارا ہو جائے گی ❊

بے بنیاد الزام

اس کے بعد میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ "میاں صاحب" کی ایجاد ہے۔ بالکل جھوٹ اور بے بنیاد ہے۔ یہ تو مخالفین کی طرف سے ایک نہایت ہی کمینہ پراپیگنڈا ہے جس کی غرض سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ اس کے ذریعہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو بدظن کیا جائے۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ کو پتہ لگ جائیگا۔ کہ اس کی اصلیت کیا ہے ❊

ذاتی بغض و عداوت

نبوت اور کفر و اسلام کا تو صرف بہانہ ہی ہے۔ ورنہ اصل بات یہ ہے کہ ان لاہوری اصحاب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ذاتی بغض و عداوت ہے۔ اور یہی زہر آپ لوگوں میں ودیعت کیا جا چکا ہے۔ اور کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ تیرہ سو سال پیشتر بھی اہل بیت کیساتھ دشمنی کرنے والے بھی صحابہ ہی کہلاتے تھے۔ وہاں بھی خلافت کا جھگڑا تھا۔ اور یہاں بھی یہی جذبہ کام کر رہا ہے۔ ان لوگوں کی کوشش اور دلی خواہش یہ تھی۔ کہ خواہ خلافت رہے یا نہ رہے۔ مگر "میاں" کو خلیفہ نہ بنایا جائے۔ اس ناجائز خواہش کو پورا کرنے کے لئے جماعت میں عقائد کی الجھن ڈالی۔ چونکہ انہوں نے محض نفسانیت سے خلاف واقعہ بات کہہ کر جماعت میں تفرقہ ڈالا تھا۔ اس لئے اس قادر مطلق خدا نے ان لوگوں کو اپنے تمام منصوبوں میں ناکام و نامراد رکھا۔ الحمد للہ

حلفیہ بیان

دیکھو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ جو عقیدہ اب ہمارے امام علیہ السلام اور تمام جماعت آف قادیان کا نبوت اور کفر و اسلام کے متعلق ہے۔ وہی عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں ان لاہوری اصحاب کا تھا۔ اس کے متعلق میں آپ کو چند رسالے وغیرہ بھیج چکا ہوں۔ جن سے آپکو اچھی طرح معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ تبدیلی عقائد کا اصل مجرم کون ہے۔ ان رسالوں کے علاوہ ان کے دو اعلانوں کی نقل یہاں بھی کرتا ہوں۔ بغور سے ملاحظہ فرمائیں۔

اعلان اول

"ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کو ایک اور یگانہ یقین کرتے ہیں۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء اور قرآن کریم کو خاتم الکتب دل سے مانتے ہیں۔ اور فرشتوں حشر و نشر قیامت اور مسئلہ تقدیر پر ہمارا ایمان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادمین الاولین میں سے ہیں ہمارے ہاتھوں حضرت اقدس ہم سے رخصت ہوئے ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کیلئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضل تعالےٰ نہیں چھوڑ سکتے" (پیغام جلد ۱ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۱۳ء)

اعلان دوم

اس کا عنوان یہ ہے "ایک غلط فہمی کا ازالہ" "معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈالا ہے۔ کہ اخبار ہذا کیساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود۔ و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جنکا کسی نہ کسی صورت میں اخبار پیغام صلح سے تعلق ہے۔ (یعنی جناب مولوی محمد علی صاحب۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب جناب مولانا غلام حسن صاحب پشاوری۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ جناب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب وغیرہ) خدا تعالےٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اب دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی" (پیغام صلح جلد ۱ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۶ اکتوبر)

بغض و حسد کا نتیجہ

یہ ہر دو اعلان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات سے چند ماہ قبل کئے گئے جو واقعات کے لحاظ سے بالکل صحیح اور درست تھے۔ مگر جونہی حضرت میاں صاحب کو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ استخلاف کے مطابق خلیفہ بنایا۔ تو ان لوگوں کی حسد و بغض کی آگ ایسی بھڑکی جس نے ان کے صبر و سکون کو جلا دیا۔ اور اس آگ کو بجھانے کیلئے یعنی خلافت حقہ کو مٹانے کے لئے انہوں نے ایسا غلط اور خطرناک حربہ استعمال کیا جس نے خود ان کے دین و ایمان کی بنیادیں تک ہلا دیں۔ یعنی ان لوگوں نے وہ صحیح عقیدہ جو نبوت اور کفر و اسلام کے متعلق تھا جسکا اظہار حلف کیساتھ مندرجہ بالا اعلانات میں چند ماہ پیشتر کر چکے تھے۔ اور جسکا اظہار وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں بھی کرتے رہتے تھے چھوڑ کر ایسا غلط عقیدہ اختیار کیا۔ جس نے ان کو اور ان کے متبعین کو راہ مستقیم سے بہت دور پھینک دیا ❊

سابقہ اعلانات اور حضرت مسیح موعود

دیکھو ان اعلانوں میں ایک طرف تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء قرار دیا ہے۔ جن کے بعد بقول ان کے کوئی نبی۔ رسول خواہ نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا۔ اور بقول ان کے حضرت مرزا صاحب نے جابجا فرمایا ہے کہ حضرت خاتم النبیین کے بعد جو دعویٰ نبوت کرے وہ کافر ہے مکذاب ہے۔ دجال ہے۔ اور یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ

ہست او خیر الرسل خیر الانام ❊ ہر نبوت را بروشد اختتام

مگر سب کچھ جاننے کے باوجود حضرت مرزا صاحب کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ بتاتے رہے۔ اور ساتھ ہی کہتے رہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب ایسے نبی رسول ہیں جن پر ایمان لائے بغیر نجات نہیں ہو سکتی بالفاظ دیگر ان اعلانوں میں انہوں نے ببانگ بلند اس بات کا اعلان کر دیا تھا۔ کہ جو حضرت مسیح موعود پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ کافر ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر گواہی دیتے ہیں۔ کہ ان کا پہلا عقیدہ جس کا انہوں نے حلف کے ساتھ اعلان کیا تھا وہی درست تھا۔ کیونکہ اب یہ لوگ جس طرح علانیہ مدعی نبوت کو کافر و کاذب اور دجال ... اگر

فی الواقعہ ان کی یہ بات صحیح ہوتی۔ تو نہایت ہی تعجب کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیوں نہ ان کے اس عقیدہ کی تردید فرمائی جس کا یہ حضرت اقدس کی زندگی میں اظہار کرتے رہتے تھے یعنی آپ اس زمانہ کے نبی۔ رسول ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تو یہ فرض تھا۔ کہ وہ ان سے جواب طلب کرتے کہ بھلے مانسو! یہ تم کیا غضب ڈھا رہے ہو۔ کہ خواہ مخواہ مجھ کو مدعی نبوت بنا کر دنیا کی نظروں میں کافر و کاذب اور دجال ثابت کر رہے ہو۔ حالانکہ تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو۔ کہ میں بار بار اعلان پر اعلان کر رہا ہوں کہ حضرت خاتم النبیین کے بعد جو دعویٰ نبوت کرے۔ وہ کافر ہے کذاب ہے۔ دجال ہے۔ اور یہ کہ

ہست او خیر الرسل خیر الانام ؎ ہر نبوت را بروشد اختتام

افسوس میں تو تم کو مریدانِ خاص میں سے سمجھ رہا تھا۔ مگر اب معلوم ہوا۔ کہ تم لوگ میرے خطرناک دشمن ہو۔ کیونکہ جو الزام غیر احمدی مولویوں کی طرف سے لگایا گیا۔ وہی تم لوگ مجھ پر لگا رہے ہو۔ یہ ڈانٹ ڈپٹ کر کے یا تو ان سے توبہ کرا لیتے۔ ورنہ جماعت سے خارج کرنے کا حکم صادر فرماتے۔ مگر دیکھا جاتا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے نہ کہیں ان کے اس عقیدہ کو غلط بتایا۔ اور نہ ہی کوئی ملامت کی۔ اور نہ ہی جماعت سے خارج کیا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ یہ پہلا ہی عقیدہ درست تھا۔ اور اب اس کے خلاف جس عقیدہ کا یہ لوگ اظہار کر رہے ہیں۔ وہ سب غلط اور مصنوعی ہے۔ دیکھو ان کے سابقہ عقائد کی نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تردید کی۔ اور نہ ہی حضرت خلیفہ اول رضؓ نے کوئی باز پرس کی۔ اور نہ ہی دوسرے بزرگان سلسلہ نے کوئی مخالفت کی جس سے یہ ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے نبی۔ رسول ہونے پر سب کا اتفاق تھا۔ سبحان اللہ والحمد للہ

بے نظیر اجماع

یہ کیسا بے نظیر اجماع ہے۔ کہ جس کی نظیر حضرت آدم تک بھی کوئی تلاش کرے۔ تو نہیں ملے گی۔ ہاں اگر ملے گی۔ تو وہ حضرت مرزا صاحب سے پیشتر کی تائید میں ہی ملیگی۔ جو یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگوں نے جنکو علم و فہم سے زیادہ حصہ نہ ملا تھا آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کا یہی مطلب سمجھا کہ اب تا قیامت کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ چونکہ ان کا یہ خیال صحیح نہ تھا۔ اس لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فوراً اس غلطی کی اصلاح کر دی۔ کہ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدی اور اس واقعہ سے پیشتر خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات پر فرما چکے تھے کہ اگر یہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا حالانکہ ان کی وفات سے پانچ سال پیشتر آیت خاتم النبیین نازل ہو چکی تھی۔ اگر آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی نبیوں کے آنے میں روک تھی۔ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے خلاف کیوں فرماتے۔ بلکہ کیوں اپنے بعد ایک نبی کے آنے کی پیشگوئی فرماتے دیکھو صحیح مسلم چونکہ حضرت عائشہؓ اس بھید سے واقف تھیں۔ اس لئے فوراً ان لوگوں کے خیالات کی تردید کر دی۔ جنہوں نے قرآن وحدیث سے یہ سمجھا تھا۔ اب تا قیامت کوئی نبی رسول نہ ہوگا

اب غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ اصلاحی قول قرآن وحدیث کے خلاف ہوتا۔ تو یقیناً صحابہ کرام کی جماعت میں ایک شور برپا ہو جاتا۔ مگر نہیں ایسا نہیں ہوا بلکہ بالاتفاق سب نے حضرت عائشہ صدیقہ کے اس اصلاحی قول کو تسلیم کیا اور کسی ایک فرد نے بھی اختلاف نہ کیا۔ پس جب کسی نے بھی تردید نہیں کی۔ تو یہ زبردست اجماع صحابہ کرام کا اس بات پر ہو چکا تھا۔ کہ حضرت خاتم النبیین صلعم کے بعد باب نبوت بالکل مسدود نہیں بلکہ ایک طرح سے کھلا ہوا بھی ہے مزید براں حضرت عائشہؓ کے قول کی اس نے بھی تصدیق کر دی تھی۔ جو اس زمانہ میں حکم اور عدل بن کر آیا تھا۔ اور نہ صرف تصدیق بلکہ اپنے دعویٰ نبوت کی تائید میں اس قول کو پیش بھی کرتا رہا۔ مگر افسوس! صد ہزار افسوس!! بلکہ بے انتہا افسوس!!! آج ان لوگوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ اس قول کو دیوار پر مارو کیوں؟ اس لئے کہ یہ قول ان کے خود ساختہ عقیدہ کے خلاف ہے۔ اور ان کی غرض پرستیوں میں سدراہ ہے۔ آہ! ان کا یہ قول کس قدر دل آزار اور گستاخانہ ہے۔ جو مسلمانان عالم کے دلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے والا ہے۔ حضرت ام المومنین کی شان والا میں گستاخی اور بے ادبی کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ قابل باز پرس ہے۔

شہادت کا مطالبہ

سید صاحب! خدا کے لئے ذرا غور تو کریں۔ کہ حضرت خاتم النبیین کے بعد اجرار نبوت پر کیسے دو زبردست اجماع ہو چکے ہیں۔ ایمان سے بتائیے۔ کہ ان ہر دو اجماع کے ہوتے ہوئے منکرین نبوت کے لئے کوئی راہ گریز بھی ہے ہرگز نہیں۔ مگر حیرت کا مقام ہے۔ کہ قادیان سے نکل کر یہ لوگ ہم سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ستر صحابہؓ مسیح موعود کی حلفیہ شہادت پیش کرو۔ کہ وہ "میاں صاحب" کے خلیفہ ہونے سے قبل بھی حضرت مرزا صاحب کو نبی رسول مانتے تھے۔

آہ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ شہادت طلب کرنے والے اتنا بھی نہیں سوچتے۔ کہ اس سچی شہادت کے دینے والوں میں سے سب سے اول تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔ اور پھر تمام صحابہ کرام کی جماعت ہے۔ جسمیں ہر طبقہ کے لوگ ہیں حتیٰ کہ خود ان منکرین نبوت کی شہادت بھی موجود ہے۔ آہ یہ کس قدر ظلم عظیم ہے۔ کہ اجماعین کے خلاف خود یہ لوگ راہ حق سے روگردانی کر کے اپنے عقائد میں تبدیلی کرتے ہیں اور پھر نہایت بے باکی اور چالاکی سے تبدیلی عقائد کا مجرم فریق بالمقابل کو ٹھہراتے ہیں۔

الٹا طریق

سترہ اٹھارہ سال سے ان لوگوں نے یہ الٹا اور غلط طریق اختیار کر رکھا ہے۔ کہ نبوت اور کفر و اسلام کے بارہ میں ہم سے عجیب عجیب سوالات کرتے ہیں۔ کہ ہمیں بتاؤ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کہاں لکھا ہے۔ اور وہ کہاں لکھا ہے میں پوچھتا ہوں۔ کہ اجماع اکبر کے بعد جس میں خود یہ لوگ بھی شامل ہیں۔ ہم سے اس قسم کے سوالات کرنیکا کیا حق ہے۔ یاد رکھو ہم ہرگز ہرگز ان کے عیارانہ مطالبات کے جوابات دینے کے مکلف نہیں ہیں۔ بلکہ ہمارا حق ہے۔ کہ ہم لوگ ان سے اس کی وجہ دریافت کریں۔ کہ اجماعین کے خلاف تم لوگوں نے اپنا عقیدہ کیوں تبدیل کیا ہے۔

سید صاحب یہی بات میں آپ سے بھی کہتا ہوں۔ کہ آپ نے جو نبوت اور کفر و اسلام کے بارہ میں ۱۰ سوال پیغام صلح میں اغراض جواب شائع کرائے ہیں۔ ان کا جواب اپنے حضرت امیر اور دیگر ارکان سے ہی طلب کریں۔ ہاں اگر آپ کے حضرت امیر اور دیگر ارکان باقاعدہ یہ اعلان کر دیں۔ کہ افسوس جب تک ہم لوگ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی صحبت بابرکت میں رہے۔ نہ معلوم ہماری عقلوں پر کیسے پتھر پڑ گئے تھے۔ کہ نبوت اور کفر و اسلام کی جو اصل حقیقت تھی۔ اس کو ہم سمجھ ہی نہ سکے صحیح طور پر سمجھ آئی۔ تو اس وقت آئی جبکہ "میاں محمود" ہماری منشا اور مرضی کے خلاف تخت خلافت پر متمکن ہو گئے۔ اور ہم بڑی حسرت سے یہ کہتے ہوئے قادیان جنت نشاں سے نکل گئے ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

تو اس اعلان کے بعد آپ کے دس سوال تو کیا۔ اگر دس ہزار بھی ہوں گے انشاء اللہ ان کا جواب دیا جائیگا ؎

چند اہم امور

اعلانات مندرجہ مضمون ہذا و پیغام اور تبدیلی عقائد کے رسالوں سے یہ تو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ نبوت اور کفر و اسلام کے متعلق وہ کونسا فریق ہے جو صریح ظلم و زیادتی سے کام لے رہا ہے۔ مگر اس کے سوا ان اعلانات میں چند امور اور بھی ہیں۔ جو قابل غور ہیں۔ اور وہ حسب ذیل ہیں۔ (۱) انہوں نے نبوت وغیرہ کا ذکر کرنیکے بعد حلف کے ساتھ یہ اقرار کیا تھا۔ کہ "ہم اس امر کا ہر میدان میں اظہار کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضل تعالےٰ نہیں چھوڑ سکتے۔" ہم پوچھتے ہیں۔ کیا اب بھی ہر میدان میں علی الاعلان کہا یا لکھا جاتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب اس زمانہ کے نبی ہیں۔ رسول ہیں نجات دہندہ ہیں۔ اگر نہیں۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ ان صحیح عقائد کو جو اجماعین کے مطابق تھے۔ یہ لوگ کسی مرد خدا کی ضد سے چھوڑ چکے ہیں جن کے نہ چھوڑنے کا حلفیہ اقرار کیا تھا۔ (۲) انہوں نے حلفیہ یہ بھی اعلان کیا تھا۔ کہ "جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ کہ میں مسیح و مہدی وغیرہ ہونیکے علاوہ نبی اور رسول بھی ہوں۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں" ہم پوچھتے ہیں۔ کیا یہ لوگ اب بھی ان تمام درجوں کو مانتے ہیں اگر نہیں۔ تو یقیناً ان کا ایمان سلب ہو چکا ہے (۳) انہوں نے اس اعلان میں حلف سے یہ بھی شائع کیا تھا۔ کہ ہم پر یہ بہتان ہے کہ ہم لوگ حضرت مرزا صاحب کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف... کر ... سے دیکھتے ہیں

سندھ میں نہری اراضی ارزاں خریدنے کا

بہترین موقعہ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ جماعت نے حال ہی میں سندھ میں پانچہزار ایکڑ اعلیٰ قسم کی نہری اراضی جوکہ نہایت اچھے علاقہ میں واقعہ ہے۔ مالعہ ۹۹ فی ایکڑ کے حساب گورنمنٹ سے خریدی ہے۔ اس بیع میں خاص سہولت یہ ہے۔ کہ قیمت کی ادائیگی بیس سال میں بالاقساط ہوگی۔ اور پہلی قسط قبضہ لینے سے ڈیڑھ سال بعد واجب الادا ہوگی۔ یہ سودا میری وساطت سے ہؤا ہے۔ اور چونکہ اس وجہ سے مجھے سندھ میں متعدد بار آنا جانا پڑا ہے۔ اور سارے علاقہ کو بغور دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے اس معاملہ میں کافی واقفیت اور بصیرت حاصل ہوگئی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ اپنے معلومات سے دیگر احباب کو فائدہ پہنچاؤں۔ اور خود بھی خدا کے فضل سے فائدہ حاصل کروں۔ مجھے سندھ میں حالات کے مطالعہ سے یہ معلوم ہؤا ہے۔ کہ بہت اعلیٰ رقبے جو ہر لحاظ قریباً وہی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو جماعت کے خرید کردہ رقبہ کی ہے۔ ایسے سندھی لوگوں کے قبضہ میں ہیں۔ جو اپنی اراضیات کو پرائیویٹ طور پر فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اراضی اوسطاً للعہ ۱۰ سے ۱۲۵ روپیہ تک فی ایکڑ کے حساب سے مل سکتی ہے۔ مگر قیمت یکمشت دینی پڑتی ہے۔ ان احباب کے لئے جن کے پاس کچھ سرمایہ ہو اور وہ یکمشت روپیہ لگا کر اعلیٰ قسم کا زرعی رقبہ حاصل کرنا چاہتے ہوں ایک نہایت نادر موقعہ ہے۔ جس میں ان شاء اللہ انہیں ہر قسم کی امداد دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس قسم کے سودے میں خاص فائدہ یہ ہے۔ کہ گو قیمت یکمشت دینی پڑتی ہے۔ مگر شرح نہایت ارزاں ہے۔ نیز قبضہ لینے کے ساتھ ہی سارا منافع مالک کو فوراً ملنے لگ جاتا ہے۔ سندھ کا یہ علاقہ جس میں یہ رقبہ واقع ہے۔ آب و ہوا کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے۔ اور اس میں نہری پانی بھی پنجاب کی نو آبادیوں کی نسبت زیادہ مقدار میں ملیگا۔ یعنی ۸۰ فیصدی پانی ملیگا اور معاملہ اور آبیانہ بھی پنجاب سے کم اوسطاً پانچ روپیہ فی ایکڑ ہے۔ نیز چونکہ سندھ میں شرعی تقسیم ہے۔ اس لئے دعویٰ استقراری کا کوئی اندیشہ نہیں ہو سکتا اور شفع کا بھی زیادہ رواج نہیں ہے۔ شرائط خرید میری طرف سے حسب ذیل ہوں گی :-

۱۔ ہر درخواست کے ساتھ خریدار کی طرف سے یکصد روپیہ فی مربعہ (یعنی فی ۲۵ ایکڑ) پیشگی آنا چاہیئے۔

۲۔ بیع مکمل ہونے کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر مشتری کو سارا روپیہ نقد ادا کرنا ہوگا۔ ورنہ بیع فسوخ متصور ہو کر زر پیشگی منبط ہو جائیگا

۳۔ ہر خریدار کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ اپنی درخواست کے مطابق اراضی خریدے۔

۴۔ اگر کسی وجہ سے درخواست دہندہ کو رقبہ مطلوبہ نہ مل سکے۔ تو زر پیشگی واپس کیا جائیگا۔

۵۔ رجسٹری و داخل خارج و اسی قسم کے دیگر اخراجات بذمہ خریدار ہونگے۔

۶۔ ہر خریدار سے قیمت خرید پر دس روپیہ فی سینکڑہ کے حساب سے کمیشن لیا جائیگا۔ جو دیگر واجبات کے ساتھ خریدار کو نقد ادا کرنا ہوگا

۷۔ جملہ رقوم میری امانت کے حساب میں حضرت (صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قادیان کے نام پر آنی چاہئیں۔ اور ہر خریدار کا فرض ہوگا۔ کہ اپنی جملہ ادا شدہ رقوم کی باقاعدہ رسید حاصل کرے۔ اور رسیدات کو محفوظ رکھے۔ فی مربعہ ایک ہزار سے لیکر ۱½ ہزار روپیہ قیمت کا اندازہ ہے۔ دیگر واجبات اس کے علاوہ ہونگے۔

میں ان شاء اللہ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۲ء تک واپس سندھ جا رہا ہوں۔ اس لئے جو احباب میری وساطت سے مذکورہ بالا سکیم کے ماتحت سندھ میں اراضی خریدنا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ حتی الامکان ۱۰ ستمبر تک اپنی درخواستیں جس میں رقبہ مطلوبہ کی تعیین اور اپنا مکمل پتہ درج ہونا چاہیئے۔ میرے نام ارسال کر دیں۔ درخواستوں کے ساتھ زر پیشگی بھی مذکورہ بالا پتہ پر بھیجا جانا چاہیئے۔

نوٹ:- میں یہ امر پوری طرح واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس سکیم میں سلسلہ یا کسی اور فرد کا کوئی تعلق یا ذمہ داری نہیں ہے۔ بلکہ اس جملہ کام کی ذمہ داری صرف میری ذات پر ہے۔ میرا پتہ ۱۰ ستمبر سے قبل حسب ذیل ہوگا۔

خان محمد عبد اللہ خان شیروانی کوٹ مالیر کوٹلہ

حیرت انگیز رعایت

آزمائش کا سنہری موقعہ

پچیس فیصدی رعایت — روپیہ کی چیز بارہ آنہ میں

ہم نے محض اپنی مفید ترین ادویات کی شہرت کیلئے یہ غیر معمولی رعایت دی ہے۔ کیونکہ ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ جو ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کریگا وہ ان بہترین ادویہ کے جادو اثر فائدہ سے متاثر ہوکر ہمیشہ کیلئے ہمارے کارخانہ کا گرویدہ ہو جائیگا۔ لہذا جو اصحاب اپنے آرڈر یکم نومبر ۱۹۳۲ء سے پہلے پہلے دیں انہیں حسب ذیل ادویہ میں ہر فی روپیہ رعایت دیجائیگی۔ تھوک خریداروں کو خاص رعایت دیجائیگی۔

کنارسی روفنس امراض مخصوصہ میں بیحد فائدہ مند ہے۔ کمزوری اعصاب میں جادو اثر صالح خون پیدا کرنے میں بینظیر ہے۔ چہرہ کی رنگت کو گلاب کی طرح شگفتہ کرنیوالی مستورات کے ایام کی بے قاعدگی درد۔ کمی بیشی بے وقتی۔ اور دیگر عوارض کو دور کرنے میں نہایت مجرب ہے۔ مرض الہٹرا (اسقاط) میں لاثانی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ گولی دو روپیہ۔ رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ میر فضل الرحمٰن صاحب نعمت الٰہی درویش منزل گلباغ ٹیکری حیدر آباد سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپکی ادویہ عجیب چیز ہیں۔ خصوصاً معمر بوڑھوں کے لئے جنکا نظام عصبی بگڑا ہؤا ہو۔ ہر قسم کی خرابی پیدا ہوگئی ہو۔ آپکی دوا کے استعمال سے خدا کے فضل سے قوت معلوم دیتی ہے۔ چلنے پھرنے میں تکان نہیں۔ معدہ درست ہاضمہ بہتر۔ اجابت صاف مگر ابھی موٹا نہیں ہؤا۔ سب سے بہتر و مفید کنارسی روفنس ہے۔ پہلے خدا کا شکر بعد آپ کا شکریہ ہے۔ اگر آپ حکم دیں۔ تو تین شیشی سے خاتمہ پر مزید بھی استعمال کر دں۔ قوت اچھی پیدا ہو گئی ہے۔

سرمہ نورانی امراض چشم میں بیحد مفید۔ خصوصاً ککروں کو جڑ سے اکھیڑتا ہے۔ نظر کو تیز کرتا ہے۔ بہت لوگوں نے اس کو استعمال کر کے عینکوں کو خیرباد کہدیا ہے۔ اصلی قیمت فی تولہ دو روپیہ رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ کرمی خلیفہ صلاح الدین احمد صدیقی بی۔ اے۔ بی ٹی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا سرمہ نورانی ہفتہ عشرہ سے استعمال کر رہا ہوں۔ میری آنکھوں میں عرصہ چھ سال سے نہایت تکلیف دہ ککرے تھے۔ میں سات اپریشن (عمل جراحی) کرا چکا ہوں ایک دفعہ بجلی سے جلوایا تھا۔ لیکن تکلیف بدستور رہی۔ بلکہ میری آنکھوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی تھی۔ آپ کے سرمہ نورانی نے مجھے دوبارہ نور بخشا واقعی اس جیسا سرمہ ملنا ناممکن ہے کیونکہ اس بیماری میں جتنے سرمے میں نے استعمال کئے ہیں۔ کسی سے بھی فائدہ نہیں ہؤا۔ میں تازیست آپکا اور آپکے سرمہ کا ممنون احسان رہونگا

عطریات۔ ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ عطریات اپنی خوشگواری و خوشبو میں بے نظیر ہیں۔ روپیہ تولہ سے دس روپیہ تولہ تک

سب چیزوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب

موسم برسات اور آپکی پیاری آنکھیں

موسم برسات میں حبس اور پھر اس پر بے تحاشا پسینہ خدا کی پناہ جب یہ پسینہ آنکھوں میں گرتا ہے تو تندرست آنکھوں کو بھی روگی بنا دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ برسات میں عام طور پر آنکھیں زیادہ دکھنے آتی ہیں۔ ہمارے موتی سرمہ کا استعمال برسات میں آپ کی آنکھوں کو ایسا صاف اور ستھرا رکھیگا جیسے صیقل شدہ کٹورہ ہوتا ہے کیونکہ دنیا مان چکی ہے کہ یہ موتی سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے

لہذا آپ کو بھی یہ بہترین سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب۔ ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالےٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ کرنے یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن آپ کو ملیریا سے بھی بچائیگی

موسم برسات میں ملیریا بخار خطرناک ڈائن سے کم نہیں اس کا حملہ چند دنوں میں ہی انسان کو ہڈیوں کا پنجر بنا کر زندہ درگور کر دیتا ہے اگر اس مصیبت سے بچنا چاہتے ہیں تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ یہ اکسیر نہ صرف کمزور کو زورآور اور زورآور کو شاہ زور بناتی ہے بلکہ ملیریا کے خطرناک حملہ کو روکتی اور ملیریا بخار سے پیدا شدہ کمزوری کو آناً فاناً دور کرکے انسان کو تنومند بنا دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ محتاط اور دوراندیش لوگ موسم برسات میں اکسیر البدن کے استعمال کو ضروری سمجھتے ہیں ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

ملیریا کی کمزوری دور ہو گئی

جناب شیخ فخرالدین صاحب ہزاری ذیلدار کورائی ضلع کٹک سے لکھتے ہیں کہ ملیریا بخار کی کمزوری کیلئے اکسیر البدن نے بہت فائدہ دیا نہ صرف کمزوری ہی دور ہو گئی بلکہ پہلے سے بھی زیادہ طاقت محسوس ہونے لگی

موسم برسات میں آپ کیسے تندرست رہ سکتے ہیں

موسم برسات بہت گندہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس موسم میں ہیضہ بدہضمی وغیرہ ایک معمولی چیز ہے اور ہیضہ سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک بیماری نہیں کیونکہ یہ فی الفور ہی انسان کا کام تمام کر دیتا ہے لہذا اگر آپ اس موسم میں بدہضمی اور ہیضہ وغیرہ کے خطرناک مرضوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو آپ کو ہماری حیرت انگیز ایجاد "تریاق اعظم" کی ایک شیشی اس موسم میں ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہیئے جس کا ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی ہر قسم کی مروڑ دور ہو جاتی ہے بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارا۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ قے۔ ہیضہ وغیرہ کے لئے تیر بہدف ویسے یہ تریاق سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ امراض یعنی قریباً دو صد بیماریوں کے لئے بہترین دوا ہے مفصل پرچہ ترکیب میں ملاحظہ کیجئے اسکی ایک شیشی کا آپ کے گھر میں موجود ہونا گویا اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ میں موجود ہیں۔ بوڑھوں بچوں جوانوں مردوں عورتوں سب کے لئے یکساں مفید قیمت فی شیشی جو مدت کے لئے کافی ہے صرف دو روپے چار آنہ محصولڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

رشتہ کی ضرورت

ایک معزز اور متوسط شیروانی پٹھان خاندان کی دو لڑکیوں کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔ مغل پٹھان سید اور قریشی برسر روزگار خواندہ لڑکوں کی درخواستیں آنی چاہئیں یو۔ پی اور پنجاب کے باشندوں کو ترجیح دی جائیگی۔ **ایم۔ اے معرفت ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان**

کاشتکاروں کے لئے نادر موقعہ

مجھ کو گورنمنٹ عالیہ سے موضع تلگی ڈاکخانہ لال گنج ضلع مرزاپور میں دو سو ایک بیگہ انیس بسوہ پختہ چک ملا ہوا ہے جس کے درمیان نہر جاری ہے زمین بہت اعلیٰ درجہ کی ہے ہندو کاشتکاران نے چراگاہ بنا رکھی ہے مندرجہ ذیل شرائط پر آباد کر سکتے ہیں۔ (۱) دو سال تک لگان نہیں لیا جائیگا (۲) دو سال بعد آٹھ آنہ فی بیگھ فصل خریف میں اور آٹھ آنہ بیگھ فصل ربیع میں لیا جایا کریگا۔ (۳) پٹہ میں نسلاً بعد نسلٍ آبادی کے حقوق دئے جائینگے ہر قسم کے اخراجات آبادکار کے ذمہ ہونگے (۴) دریافت طلب امور کیلئے جوابی لفافہ یا کارڈ آنا چاہیئے۔ المشتہر

محمد ایوب خان بہادر لفٹننٹ مراد آباد محلہ مغلپورہ دلشاد منزل

قلم آم

ہمارے مشہور قدیم کارخانہ قلم آم کی فہرست بالتصویر ذیل کے پتہ سے مفت طلب فرمائیے

المشتہر **صفدر حسین خاں نواسہ محمد احمد خانصاحب مرحوم تعلقدار مالک کارخانہ قلم آم قصبہ ملیح آباد ضلع لکھنؤ**

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا کے کارکن احمدی ہیں

ہمارا کٹ پیس کا مال تمام ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے ہم قلیل منافع لیکر عمدہ۔ ارزاں مال کی چھوٹی نمونہ کی گانٹھیں مالیتی دو صد یکصد پچاس روپیہ تھوک نرخ پر بیوپاریوں کو بھیجتے ہیں دو صد کی گانٹھ کا کرایہ مال گاڑی خود ادا کرتے ہیں چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے۔ واٹر پروف کوٹ ارزاں نرخ پر دیتے ہیں۔ **امریکن کمرشیل کمپنی (رجسٹری شدہ) بمبئی ۱۱**

رشتہ درکار ہے

کنوارا رشتہ ہے صورت سیرت اچھی دینیات کی تعلیم خاصی ساتویں جماعت تک دنیاوی تعلیم امور خانہ داری میں ہوشیار راجپوت قوم ہے درخواست کرنے والے برسر روزگار ہوں۔ جائداد والے ہوں۔ احمدی مبائع ہوں۔ اپنے مفصل حالات سے اطلاع دیں۔ خط و کتابت معرفت

جناب سید محمد اسحٰق صاحب قادیان

گولڈ مین واقعی مفید

گولیاں ہیں۔ میں نے خود استعمال کی ہیں۔ بیخطا۔ اور واقعی مفید مقوی گولیاں ہیں۔ ایک شیشی اور بھیجدیں۔ حکیم غلام حسین شاہ از میانہ گوندل۔ آپکی گولڈمین گولیوں کو میں نے خود استعمال کرکے دیکھا ہے بہت مفید پایا۔ ایک شیشی اور بھیجدیں فیضل محمد خاں از راولپنڈی۔ احباب کرام آپ بھی استعمال کرکے تجربہ کریں۔ قیمت ساڑھے پانچ روپیہ معہ محصولڈاک

مینیجر شفاخانہ دلپذیر بسلانوالی ضلع سرگودہا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

انگلش مین کے نامہ نگار مقیم شملہ کا بیان ہے۔ کہ فرقہ وارانہ اعلان کے بعد سکھوں نے جو ایجی ٹیشن شروع کر رکھی ہے اور کونسل آف ایکشن کے ماتحت جو پروگرام مرتب کیا گیا ہے اس کا کچھ حصہ خفیہ طور پر حکومت کو بھی معلوم ہو چکا ہے اس ایجی ٹیشن کو جاری رکھنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا گیا ہے۔ لیکن حکومت فیصلہ کر چکی ہے۔ کہ صوبہ سرحد میں سرخپوشوں کی تحریک کی طرح اس ایجی ٹیشن کو آغاز میں ہی دبا دیا جائے۔ گورنمنٹ اس کے لئے مکمل تیاری کر چکی ہے۔

۳۰ اگست کو انارکلی لاہور میں ایک مخبر کی اطلاع پر پولیس نے ایک انقلاب پسند کو گرفتار کیا۔ جو بازار میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔ اس نے اپنا نام اور پتہ بتانے سے انکار کر دیا۔ ملزم یوپی کا باشندہ ہے۔

شملہ سے انگلش مین کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ آئندہ آئین کے متعلق تیاریاں چونکہ بہت جلد شروع ہونے والی ہے۔ اس لئے وائسرائے ہند اور سرکاری دفاتر ستمبر میں ہی دہلی آ جائینگے۔

لنڈن میں ۲۸ اگست کو تقریر کرتے ہوئے لارڈ گلاسکو نے کہا۔ کہ روس میں مذہب کے خلاف بہت زبردست جہاد شروع ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ ۱۹۳۷ء تک روس سے مذہب کا خاتمہ ہو جائیگا۔

احمد آباد سے ۳۰ اگست کی خبر ہے کہ ایک مسلمان اپنے گھر کے لوگوں نیز بعض دوستوں کے ساتھ اپنے مکان میں دیوالی پر فروخت کرنے کے لئے پٹاخے بنا رہا تھا۔ کہ بارود میں آگ لگ جانے کی وجہ سے مکان گر پڑا۔ اور سولہ اشخاص نیچے دب گئے۔ جن میں سے ۱۴ ہلاک اور ۲ مجروح ہوئے۔

سر سپرو نے ۳۰ اگست کو وائسرائے ہند کے ساتھ ایک گھنٹہ ملاقات کی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ موضوع حکومت اور لبرلوں کے درمیان مفاہمت اور گول میز کانفرنس کے طریق کار کے متعلق تھا۔ آپ نے اس کے متعلق کسی قسم کا بیان دینے سے انکار کر دیا۔

لنکاشائر کے مالک کارخانجات اور مزدوروں کے درمیان بعض برطرف شدہ مزدوروں کی بحالی اور تخفیف اجرت کے مسئلہ پر جو اختلاف پیدا ہو چکا ہے اس نے ایک باقاعدہ کشمکش کی صورت اختیار کر لی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۹ اگست تک قریباً دو لاکھ مزدور ہڑتال کر چکے ہیں۔ متعدد کارخانے بند پڑے ہیں۔

مکڈن سے ۲۹ اگست کی خبر ہے کہ جاپان کے ہوائی مستقر اور لاسکی سٹیشن پر چینیوں نے سخت حملہ کیا۔ شہر کے قریب سخت جنگ ہوئی۔ حملہ آوروں نے دونو مقامات کو آگ لگا دی۔ جاپانیوں نے بھی اپنی قوت کو مجتمع کر لیا ہے

میمن سنگھ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک شخص نے تین دن کی متواتر فاقہ کشی کے بعد اپنی سات سالہ لڑکی کو ایک طوائف کے ہاتھ صرف ایک روپیہ میں فروخت کر دیا بنگال کے بعض حصوں میں جو خوفناک قحط ہے۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر کچلو نے لائل پور کی پولیٹیکل کانفرنس میں جو خطبہ پڑھا تھا۔ افواہ ہے کہ اس کی وجہ سے ان پر ایک اور مقدمہ چلایا جائیگا۔

شملہ سے پائنیر کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ اسمبلی کے افتتاح کے موقعہ پر ۵ ستمبر کو وائسرائے ہند جو تقریر کریں گے۔ اس میں غالباً اصلاحات کے متعلق ایک اہم اعلان کیا جائیگا۔

بلدیہ کراچی نے مصارف میں پچاس ہزار روپیہ تخفیف کرنے کے سلسلہ میں اینگلو ورنیکلر سکولوں کو توڑ دینے کی قرار داد منظور کی تھی۔ ان سکولوں میں چونکہ زیادہ تر مسلم طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے مسلم ارکان اس کے خلاف احتجاج کے طور پر دہاں سے واک آؤٹ کر گئے۔

تیسری گول میز کانفرنس کے مندوبین کی تعداد کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند اور وزیر ہند میں کچھ اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے حکومت ہند کا منشا ہے کہ زیادہ تعداد میں مندوبین شامل ہوں۔ تا ہر مفاد کی نمائندگی ہو سکے۔ لیکن وزیر ہند کم سے کم ڈیلیگیٹ مدعو کرنا چاہتے ہیں۔

سکھ کونسل آف ایکشن کا ایک اجلاس ۳۱ اگست کو زیر صدارت سردار امر سنگھ ایڈیٹر شیر پنجاب لاہور میں منعقد ہوا اور ایک ریزولیوشن میں کونسل۔ اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے ممبران سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ فرقہ وار تصفیہ کے خلاف بطور احتجاج مستعفی ہو جائیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ممبروں نے تعمیل کا وعدہ کیا ہے۔ اور ۴ ستمبر کو اپنا ایک علیحدہ جلسہ کر کے آخری فیصلہ کرینگے۔ اس جلسہ میں ہندو ممبر بھی شریک ہونگے۔ سردار جوگندر سنگھ نے بھی کونسل کے فیصلہ پر ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا۔

بنگال کونسل میں ۳۰ اگست کو ہوم ممبر نے اعلان کیا۔ کہ مدنا پور میں جو تعزیری پولیس رکھی گئی ہے۔ اس کا خرچ صرف ہندوؤں سے لیا جائیگا۔ کیونکہ حکومت کے پاس اس امر کا ثبوت موجود ہے کہ وہی ہر قسم کی بدامنی کے ذمہ وار ہیں۔

ریاست رامپور میں اصلاحات کا کام عملاً شروع ہو گیا ہے۔ پریوی کونسل کی طرز پر ایک جوڈیشل کمیٹی بنائی جائیگی۔ تعزیرات میں چالیس کے قریب نئے قوانین شامل کئے گئے ہیں۔ کھانڈ کے کارخانے جاری ہو نیوالے ہیں جن میں کام کرنے کے لئے جاوا سے ماہرین فن بلائے جائینگے

بنگال کونسل میں ۳۱ اگست کو میونسپل بل پر بحث ہوئی بل کی ۲۴۵ دفعات تھیں۔ جو غیر سرکاری ارکان کی شدید مخالفت کے باوجود پاس ہو گیا۔ اس کے رو سے حکومت میونسپل کمیٹیوں کو توڑ سکتی۔ ان کے فیصلوں کو مسترد کر سکتی اور ممبروں کو معطل کر سکتی ہے۔

نرووٹ جمیل سنگھ ضلع گورداسپور میں اس سال محرم کے موقعہ پر ہندو مسلم فساد ہوا۔ جس میں ہندوؤں کے ہاتھوں مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچا۔ ۳۱ اگست سپیشل مجسٹریٹ نے اس کا فیصلہ سنا دیا۔ چالیس ہندو ماخوذ تھے جن میں سے صرف گیارہ رہا کئے گئے۔ اور باقی کو مختلف میعاد کی سزائے قید اور جرمانہ دی گئی۔ ۳۵ مسلمانوں کا بھی چالان کیا گیا تھا۔ جو سب بری کر دئے گئے۔

جاپان نے اپنے سوتی مال کی قیمت چونکہ بہت گرا دی ہے جس سے ہندوستانی صنعت کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ اس لئے اس صورت حالات پر غور کرنے کے لئے ایک ٹیرف بورڈ مقرر کیا گیا تھا۔ جس نے پچاس فیصدی تک محصول عائد کرنے کی سفارش کی ہے جو بہت جلد عائد کر دیا جائیگا۔ جو سوداگر مال کے لئے آرڈر دے چکے ہیں۔ وہ اس سے بہت پریشان ہو رہے ہیں۔

لاہور شہر کے کوتوال مرزا یار محمد صاحب ۳۱ اگست کی شب حرکت قلب بند ہو جانیکی وجہ سے یکایک انتقال کر گئے۔

جنگ عظیم کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ ۳۰ اگست کو روسی تیل اور پٹرول بیچنے کے بارہ میں [illegible]

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی